یادداشت

34

درس بیست و چهارم

غزلی از حافظ شیرازی

(حافظ شیرازی کی ایک غزل)

حافظ شیرازی

سبق کا تعارف

اس سبق میں فارسی کے معروف شاعر حافظؔ شیرازی، ان کی غزل اور ان کے اسلوبِ بیان کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مطلع اور مقطع کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔

یادداشت

اس سبق سے آپ سیکھیں گے

- اس سبق سے آپ حافظؔ شیرازی کی زندگی اور اس کے کلام سے واقف ہوں گے۔
- آپ غزل کے بارے میں بھی جانکاری حاصل کریں گے۔ مطلع اور مقطع سے بھی آشنائی ہوگی۔
- آپ قافیے اور ردیف سے بھی واقف ہوں گے جن کے بغیر روایتی شاعری کا تصوّر ممکن نہیں ہے۔
- فارسی ادب میں حافظؔ شیرازی کو وہی مقام حاصل ہے جو اردو ادب میں غالبؔ کے حصے میں آیا ہے۔
- ساتھ ہی حافظؔ شیرازی کے افکار و خیالات سے بہرہ ور ہوں گے۔

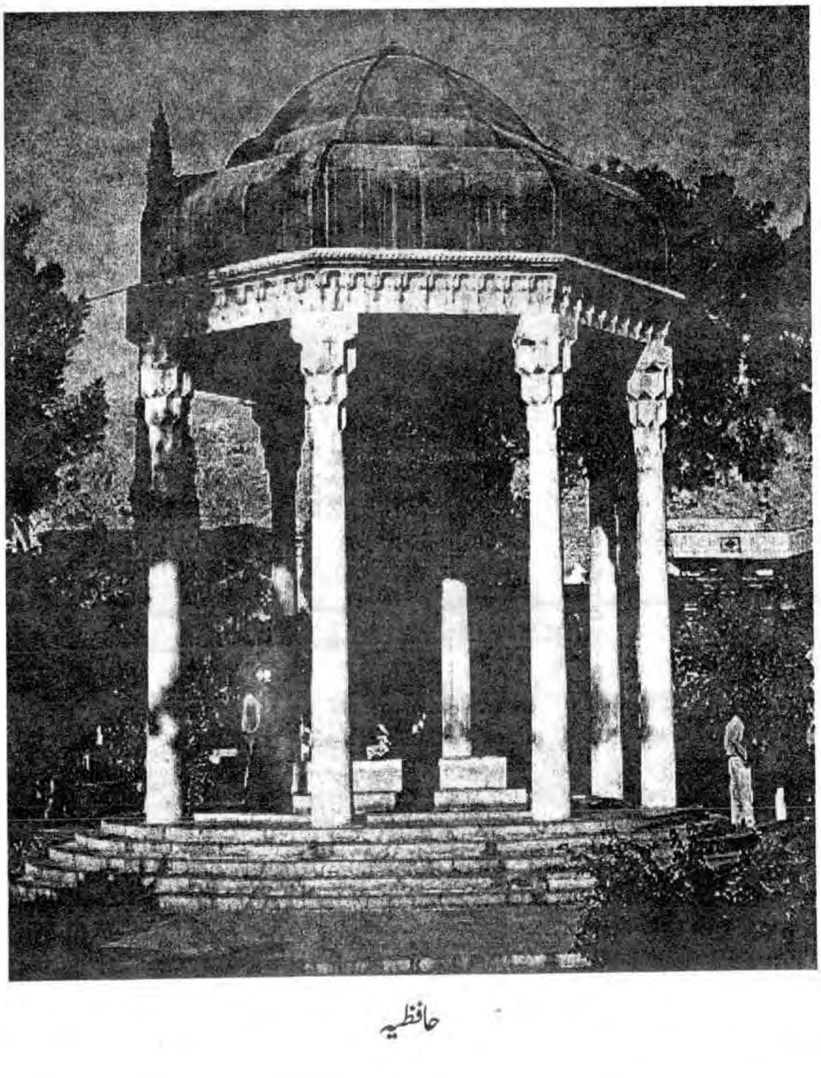

حافظیہ

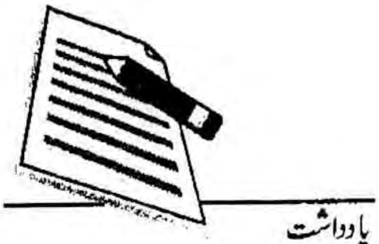

یادداشت

34.1 اصل متن

دل مـــی رود ز دستـم صـاحبدلان خـدارا
دردا! کـه رازِ پـنهـان خـواهـد شد آشکـارا

کشتی شـکستـگـانیـم ای بـادِ شُرطه برخیز
بـــاشـــد کـــه بــاز بینـیم آن یـارِ آشنـــا را

ای صــاحــبِ کـرامـت، شکـرانۀ سلامـت
روزی تـفـقّـدی کـن، درویـش بـی نـوا را

آسـایـشِ دو گیتی تفسیر این دو حرف است
بـــا دوستـــان مُـروّت بـــا دشـمـنـــان مُـدارا

در کـوی نیک نـامـی مـا را گـذر نـدادنـد
گـر تـو نـمـی پسـنـدی تـغییـر کن قضـا را

خـوبـانِ پـارسی گـو، بـخشندگـان عُمرند
ســاقـــی بِـده بشـارت پیـرانِ پـارسـا را

حـافـظ بـخـود نپـوشیـد این خرقۀ می آلود
ای شیـخ پـــاکـدامـن مـعـذوردار مـــا را

34.2 الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دل از دست رفتن	دل کا ہاتھ سے نکلنا (عاشق ہونا)	کشتی شکستگان	جن لوگوں کی کشتی ٹوٹ گئی ہو
صاحبدل	دل والا	دردا	افسوس

پنهان	پوشیدہ/ چھپا ہوا	آشکارا	ظاہر/ کُھلا ہوا
بادِ شُرطه	موافق ہوا/ مددگار ہوا	صاحبِ کرامت	کرامت والا
شکرانۂ سلامت	سلامتی کا شکرانہ/شکریہ	تفقّد	مہربانی/ دلجوئی
بی نوا	بے سروسامان	آسایش	آرام/سکون
دو گیتی	دونوں جہاں/ دو عالم	مُدارا	خاطر مدارات
تغییر	بدلنا	قضا	قسمت/ تقدیر
خوبان	خوبصورت محبوب/ معشوق	بخشندگان	بخشنے والے/ بڑھانے والے
بشارت	خوشخبری	پیران	بزرگ
پارسا	نیک	پوشیدن	پہننا
خرقه	گدڑی/فقیروں کا لباس	می	شراب
می آلود	شراب میں لت پت	معذور	عذر والا/ مجبور

34.3 ترجمہ

دل میرے ہاتھ سے نکلا جارہا ہے (یعنی مجھے عشق ہوگیا ہے) اے دل والو! خدا کے لیے میری طرف توجہ کرو۔ افسوس کہ (عشق کا) جو راز اب تک چھپا ہوا تھا، وہ ظاہر ہوجائے گا۔

ہم ٹوٹی ہوئی کشتی میں بیٹھے ہیں (جسے ڈوبنا ہی ہے) اے موافق ہوا چل، ممکن ہے کہ (کشتی نہ ڈوبے اور) ہم اپنے محبوب کا دوبارہ دیدار کرلیں۔

اے کرامت والے محبوب! اپنی سلامتی کے شکرانے میں کسی دن اس بے سروسامان کی دلجوئی بھی کر۔

دونوں عالم کا آرام، چین ان دو حرفوں کی تفسیر میں (پوشیدہ) ہے کہ دوستوں کے ساتھ مروّت سے پیش آؤ اور دشمنوں کی بھی خاطر مدارات کرو۔

دنیاوالے ہمیں اور نیک نامی کی گلی سے گزرنے نہیں دیتے یعنی اچھا نہیں سمجھتے۔ اگر تو بھی مجھے پسند نہیں کرتا ہے تو پھر مقدر کو بدل دے۔

یادداشت

فارسی میں گفتگو کرنے والے معشوق (اپنی باتوں سے) زندگی بخشتے ہیں۔ اے ساقی! تو یہ خوشخبری نیک و پارسا لوگوں کو سُنا دے۔

شراب میں شرابور فقیروں کا یہ لباس حافظ نے خود اپنی مرضی سے نہیں پہنا ہے۔ اے پاک دامن شیخ تو مجھے (اس سلسلے میں) مجبور سمجھ۔

34.4 غزل کا تعریف

غزل فارسی ادب کی مقبول ترین صنف ہے۔ اس میں عام طور پر عشق و محبت کے مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہر قسم کے مضامین بھی اس میں باندھنے کی گنجائش ہے۔ اس کا ہر شعر مطلع کے قافیے اور ردیف کا پابند ہوتا ہے اور اپنے معنی و مفہوم میں مکمل ہوتا ہے۔ غزل کے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ردیف ہوتے ہیں، مطلع کہتے ہیں۔ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلّص (شاعرانہ نام) استعمال کرتا ہے، مقطع کہلاتا ہے۔ غزل کے مطلع اور ہر شعر کے دوسرے مصرعے کے آخر میں بار بار استعمال ہونے والا لفظ یا الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔ ردیف سے پہلے آنے والے متشابہ الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔

34.5 حافظ کے حالات

شمس الدین محمد حافظ 726ھ/1325ء کے قریب شیراز میں پیدا ہوئے۔ حافظ نے قرآن شریف حفظ کرلیا تھا۔ ان کے اشعار ان کے احساس کی لطافت اور پڑھنے والے پر اس کی تاثیر کے گواہ ہیں۔ حافظ انسانیت کے علم بردار ہیں اور انہوں نے ہر طرح کے اختلافات اور نفاق سے دور رہ کر مذاہب اور فرقوں کی ظاہری باتوں کو رد کردیا ہے۔ حافظ کی وفات 791ھ/1389ء میں شیراز میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔ حافظ کو اپنے وطن سے بہت پیار تھا اسی لیے وہ ہندوستان کے بادشاہوں کے بلاوے پر بھی شیراز سے باہر نہیں نکلے۔ ان کی غزلوں میں بڑی شیرینی اور شگفتگی ہے۔

34.6 متن پر مبنی سوالات

یادداشت

الف: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

1- موافق ہوا سے چلنے کو کیوں کہا جا رہا ہے؟

2- درویش بی نوا سے کیا مراد ہے؟

3- دو گیتی کا اشارہ کس طرف ہے؟

4- دشمنوں کی خاطر مدارات کیوں کرنا چاہیے؟

5- 'تغییر کن قضا را' کا کیا مطلب ہے؟

6- 'خوبانِ پارسی گو' کسے کہا گیا ہے؟

7- خوبانِ پارسی کی کون سی خصوصیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

8- ساقی سے کس کو بشارت دینے کی فرمائش کی گئی ہے؟

9- اس غزل کا مطلع تحریر کیجئے۔

10- اسی غزل میں استعمال 'چار' قوافی تحریر کیجئے۔

ب: خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے:

1- دل می ………… ز دستم صاحبدلان خدارا.

2- دردا! که ………… پنهان خواهد شد آشکارا.

3- کشتی شکستگانیم ای بادِ ………… برخیز.

4- ای صاحبِ ………… شکرانۀ سلامت.

5- باشد که ………… بینیم آن یار آشنا را.

6- آسایش دو گیتی تفسیر این ………… است.

7- در کوی ………… ما را گذر ندادند.

8- گر تو ………… پسندی تغییر کن قضا را.

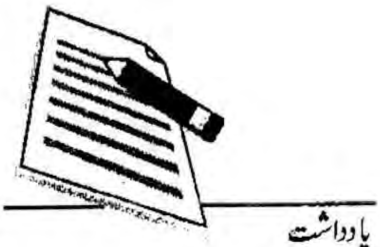

یادداشت

9- خوبانِ پارسی .... بخشندگان عُمرند.

10- حافظ .... نپوشید این خرقهٔ می آلود.

ج: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

1- مندرجہ بالا غزل میں کس ردیف کا استعمال ہوا ہے؟

2- مطلع کسے کہتے ہیں۔

3- مقطع سے کیا مراد ہے۔

4- غزل کسے کہتے ہیں؟

5- غزل کے کتنے اشعار میں ایک مضمون باندھا جاتا ہے؟

د: مندرجہ ذیل الفاظ کے دو-دو قافیے لکھیے:

1- آسمان	2- ساحل	3- دعا
4- سلامت	5- نقاب	

34.7 اس سبق سے آپ نے سیکھا

- اس سبق میں آپ نے حافظ کی ایک غزل کا مطالعہ کیا۔ حافظ کے حالاتِ زندگی، اس کی غزل کے مضامین اور اسلوبِ بیان کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔
- آپ کو یہ بھی پتا چلا کہ غزل مطلع سے شروع اور مقطع پر ختم ہوتی ہے۔ آپ کو غزل کی اہمیت اور غزل کی شکل وصورت (ہیئت) کے بارے میں بھی جانکاری حاصل ہوئی۔
- اس کے علاوہ آپ قافیے اور ردیف سے بھی متعارف ہوئے جو شاعری کی خاص پہچان ہے۔
- آپ غزل میں استعمال ہونے والے الفاظ کے نئے نئے معنی سے بھی آشنا ہوئے۔

34.8 متن پر سوالات کے جوابات

یادداشت

(الف): سوالوں کے جواب:

1- موافق ھوا چلنے سے شاعر کو اپنے محبوب کا دیدار ایک بار اور کرنے کی امید ہے۔

2- درویش بی نوا سے مراد اس شخص سے ہے جو بے سروسامان ہو۔

3- دو گیتی کا اشارہ دنیا اور عقبیٰ کی طرف ہے۔

4- دشمنوں کی خاطر کرنے سے ان کی دشمنی میں کمی آتی ہے جو باعثِ سکون ہے۔

5- 'تغییر کن قضا را'، کا مطلب قسمت و تقدیر بدلنے سے ہے۔

6- خوبانِ پارسی گو، ایران کے خوبصورت معشوقوں کو کہا گیا ہے۔

7- خوبانِ پارسی کی کشش زندگی بخشنے کا کام کرتی ہے۔

8- ساقی سے 'پیران پارسا' کو خوشخبری دینے کی فرمایش کی گئی ہے۔

9- غزل کا مطلع: دل می رود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا که راز پنهان خواهد شد آشکارا

10- اس غزل کے چار قوافی آشنا، بی نوا، قضا اور پارسا ہیں۔

ب: خالی جگہوں کے مناسب الفاظ:

1- رود	2- رازِ
3- شرطه	4- کرامت
5- باز	6- دو حرف
7- نیکنامی	8- نمی
9- گو	10- بخود

یادداشت

ج: سوالوں کے جواب:

1- مندرجہ بالا غزل میں ردیف «را» کا استعمال ہوا ہے کیوں کہ ہر شعر کے آخر میں «را» کی تکرار ہوتی ہے۔
2- غزل کے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ردیف ہوتے ہیں، مطلع کہتے ہیں۔
3- غزل کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنے تخلُّص کا استعمال کرتا ہے، مقطع کہلاتا ہے۔
4- غزل اس صنف کو کہتے ہیں جس میں عام طور پر عشق و محبت کے مضامین بیان کیے گئے ہوں۔ اس کا ہر شعر مطلع کے ردیف و قافیہ کا پابند ہوتا ہے۔
5- اکثر غزل کے ایک ہی شعر میں پورا مضمون بیان کیا جاتا ہے۔

د: الفاظ و قافیے:

	الفاظ	قافیے
1-	آسمان	جہان، گمان
2-	ساحل	منزل، دل
3-	دعا	عطا، خدا
4-	سلامت	کرامت، ندامت
5-	نقاب	شراب، شباب